ساحلِ مرجان پور میں سالانہ ’’ہفتۂ کتاب‘‘ کا آغاز، پہلے ہی روز ۱۲ ہزار سے زائد کتابیں فروخت

ساحلِ مرجان پور (نمائندۂ خصوصی) 14 مارچ: ساحلِ مرجان پور کی بلدیہ عظمیٰ کے زیرِ اہتمام پیر کے روز ’’ہفتۂ کتاب‘‘ کا آغاز ہوا تو پہلے ہی روز شہریوں کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ صبح 9 بجے کے قریب جب ٹاؤن ہال کے سامنے لگائے گئے 64 اسٹالوں کے دروازے کھولے گئے تو قطار میں کھڑے قارئین کا ہجوم دیکھتے ہی دیکھتے سیکڑوں سے ہزاروں میں بدل گیا۔ منتظمین کے مطابق پہلے 24 گھنٹوں میں 12 ہزار 417 کتابیں فروخت ہوئیں، جن میں سب سے زیادہ مانگ بچوں کی کہانیوں اور مقامی تاریخ کی کتابوں کی تھی۔

میلے کی افتتاحی تقریب میں میئر ساحلِ مرجان پور سید ذوالفقار حسین بخاری مہمانِ خصوصی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ’’جس شہر کے بچے کتاب خرید کر پڑھتے ہیں، وہاں کتب فروش کی دکان بند نہیں ہوتی، اور ہم یہ روایت ہر قیمت پر زندہ رکھیں گے۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ بلدیہ آئندہ مالی سال میں شہر کے ہر یونین کونسل میں ایک چھوٹا پبلک لائبریری قائم کرے گی۔ اس مقصد کے لیے 2 کروڑ روپے کا ابتدائی بجٹ مختص کرنے کی سفارش کی جا چکی ہے۔

ہفتۂ کتاب کے منتظم ادارے ’’بزمِ حرف و سخن‘‘ کے صدر پروفیسر نگہت آرا ملک نے بتایا کہ میلے میں 64 اسٹالوں پر 9 ہزار سے زائد عنوانات رکھے گئے ہیں۔ ان کے بقول ’’ہم نے ناشروں سے کہا تھا کہ رعایتی نرخ پر کتاب بیچیں، اور بیشتر اسٹالوں پر 10 سے 25 فیصد تک رعایت دی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلبہ کی بڑی تعداد یہاں امڈ آئی ہے۔‘‘ انہوں نے شکایت کی کہ کاغذ کی قیمتوں میں اضافے کے باعث کتاب مہنگی ہو رہی ہے، جو مطالعے کے رجحان کے لیے خطرناک ہے۔

بچوں کے اسٹال پر موجود طالبہ حرا فاطمہ، جو گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول نمبر 3 کی آٹھویں جماعت کی طالبہ ہے، اپنی والدہ کے ساتھ آئی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنی جیب خرچ سے جمع کیے گئے 1,200 روپے لے کر آئی تھی اور اب تک 7 کتابیں خرید چکی ہے۔ اس کا کہنا تھا: ’’میں نے پہلے صرف درسی کتابیں پڑھی تھیں، اب میں کہانیوں کی کتابیں پڑھنا چاہتی ہوں، اور میری امی کہتی ہیں کہ اگر میں روز ایک صفحہ پڑھوں گی تو سال میں 365 صفحے ہو جائیں گے۔‘‘

ہفتۂ کتاب کے دوران 6 مختلف موضوعات پر مذاکرے، 3 مشاعرے اور بچوں کے لیے کہانی سنانے کی نشستیں بھی ہوں گی۔ پہلے ہی روز ’’ساحلِ مرجان پور کی 100 یادگار عمارتیں‘‘ کے مصنف ڈاکٹر ہمایوں قریشی نے اپنی کتاب پر دستخط کیے، جس کی 76 جلدیں پہلے گھنٹے میں فروخت ہو گئیں۔ ناشر کے مطابق کتاب کا دوسرا ایڈیشن 50 جلدوں پر مشتمل ہے اور اسے بھی جلد ختم ہونے کا خدشہ ہے۔

میلے کے منتظمین کا کہنا ہے کہ اب تک 126 خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ میلہ کم از کم 3 دن کے بجائے 5 دن کیا جائے، کیونکہ بہت سے لوگ ملازمت کی وجہ سے پہلے دن نہیں آ سکے۔ بلدیہ نے اس تجویز پر غور کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ میلہ 20 مارچ کو اختتام پذیر ہوگا۔

’’ہفتۂ کتاب‘‘ ساحلِ مرجان پور میں 64 اسٹالوں کے ساتھ شروع، پہلے روز 12 ہزار کتابیں فروخت

ساحلِ مرجان پور (نمائندۂ خصوصی) 14 مارچ: ساحلِ مرجان پور کی بلدیہ عظمیٰ کے زیرِ اہتمام پیر کے روز ’’ہفتۂ کتاب‘‘ کا آغاز ہوا تو پہلے ہی روز شہریوں کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ صبح 9 بجے کے قریب جب ٹاؤن ہال کے سامنے لگائے گئے 64 اسٹالوں کے دروازے کھولے گئے تو قطار میں کھڑے قارئین کا ہجوم دیکھتے ہی دیکھتے سیکڑوں سے ہزاروں میں بدل گیا۔ منتظمین کے مطابق پہلے 24 گھنٹوں میں 12 ہزار 417 کتابیں فروخت ہوئیں، جن میں سب سے زیادہ مانگ بچوں کی کہانیوں اور مقامی تاریخ کی کتابوں کی تھی۔

میلے کی افتتاحی تقریب میں میئر ساحلِ مرجان پور سید ذوالفقار حسین بخاری مہمانِ خصوصی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ’’جس شہر کے بچے کتاب خرید کر پڑھتے ہیں، وہاں کتب فروش کی دکان بند نہیں ہوتی، اور ہم یہ روایت ہر قیمت پر زندہ رکھیں گے۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ بلدیہ آئندہ مالی سال میں شہر کے ہر یونین کونسل میں ایک چھوٹا پبلک لائبریری قائم کرے گی۔ اس مقصد کے لیے 2 کروڑ روپے کا ابتدائی بجٹ مختص کرنے کی سفارش کی جا چکی ہے۔

ہفتۂ کتاب کے منتظم ادارے ’’بزمِ حرف و سخن‘‘ کے صدر پروفیسر نگہت آرا ملک نے بتایا کہ میلے میں 64 اسٹالوں پر 9 ہزار سے زائد عنوانات رکھے گئے ہیں۔ ان کے بقول ’’ہم نے ناشروں سے کہا تھا کہ رعایتی نرخ پر کتاب بیچیں، اور بیشتر اسٹالوں پر 10 سے 25 فیصد تک رعایت دی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلبہ کی بڑی تعداد یہاں امڈ آئی ہے۔‘‘ انہوں نے شکایت کی کہ کاغذ کی قیمتوں میں اضافے کے باعث کتاب مہنگی ہو رہی ہے، جو مطالعے کے رجحان کے لیے خطرناک ہے۔

بچوں کے اسٹال پر موجود طالبہ حرا فاطمہ، جو گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول نمبر 3 کی آٹھویں جماعت کی طالبہ ہے، اپنی والدہ کے ساتھ آئی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنی جیب خرچ سے جمع کیے گئے 1,200 روپے لے کر آئی تھی اور اب تک 7 کتابیں خرید چکی ہے۔ اس کا کہنا تھا: ’’میں نے پہلے صرف درسی کتابیں پڑھی تھیں، اب میں کہانیوں کی کتابیں پڑھنا چاہتی ہوں، اور میری امی کہتی ہیں کہ اگر میں روز ایک صفحہ پڑھوں گی تو سال میں 365 صفحے ہو جائیں گے۔‘‘

ہفتۂ کتاب کے دوران 6 مختلف موضوعات پر مذاکرے، 3 مشاعرے اور بچوں کے لیے کہانی سنانے کی نشستیں بھی ہوں گی۔ پہلے ہی روز ’’ساحلِ مرجان پور کی 100 یادگار عمارتیں‘‘ کے مصنف ڈاکٹر ہمایوں قریشی نے اپنی کتاب پر دستخط کیے، جس کی 76 جلدیں پہلے گھنٹے میں فروخت ہو گئیں۔ ناشر کے مطابق کتاب کا دوسرا ایڈیشن 50 جلدوں پر مشتمل ہے اور اسے بھی جلد ختم ہونے کا خدشہ ہے۔

میلے کے منتظمین کا کہنا ہے کہ اب تک 126 خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ میلہ کم از کم 3 دن کے بجائے 5 دن کیا جائے، کیونکہ بہت سے لوگ ملازمت کی وجہ سے پہلے دن نہیں آ سکے۔ بلدیہ نے اس تجویز پر غور کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ میلہ 20 مارچ کو اختتام پذیر ہوگا۔

ساحلِ مرجان پور میں ’’ہفتۂ کتاب‘‘ کا آغاز، پہلے ہی روز 12 ہزار سے زائد